سوال

(17) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور صوفیاء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق علماء اہل سنت اور صوفیاء کا فرق بیان کیجئے اور صحیح عقیدہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل سنت کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ اور صفات پر اس طرح ایمان لانا فرض ہے جس طرح قرآن، وحدیث، اجماع اور آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سلف صالحین سے ثابت ہے مثلاً:

1۔ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

ان صفات اور تمام صفات ثابتہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے استواء علی العرش اور علو سبحانہ وتعالیٰ کے دلائل کے لیے علمائے اہل سنت نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، مثلاً حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ (متوفی748ھ) کی مشہور کتاب: العلو للعلی الغفار دو جلدوں میں تحقیق کے ساتھ چھپی ہوئی ہے جس کے 1641 صفحات ہیں۔

امام عبداللہ بن المبارک المروزی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا:

"نَعْرِفُ رَبَّنَا فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ عَلَى الْعَرْشِ اِسْتَوَى بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ وَلَا نَقُولُ كَمَا قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ إِنَّهُ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْأَرْضِ"

"ہم اپنے رب کو جانتے ہیں، وہ سات آسمانوں سے اوپر عرش پر مستوی ہے، اپنی مخلوقات سے جدا ہے۔ اور ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے کہ وہ یہاں ہے اور انھوں نے زمین کی طرف

اشارہ کیا۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص 427 وسندہ صحیح دوسرا نسخہ ص 538 تیسرا نسخہ 2/335 ح 902)

اہل سنت کے خلاف جہمیہ (ایک انتہائی خطرناک گمراہ فرقہ) اور بتدعین ضالین مصلین کے دو عقیدے ہیں :

1۔ معطلہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ اوپر ہے نہ نیچے، نہ سامنے ہے نہ پیچھے نہ دائیں طرف ہے نہ بائیں طرف، یعنی وہ جہات ستہ میں سے کسی طرف نہیں!

یہ (معطلہ) لوگ کہتے ہیں :

"انہ تعالیٰ لیس فی جہۃ"

وہ (اللہ تعالیٰ) جہات میں سے کسی جہت پر نہیں ہے۔ (دیکھئے شرح المواقف ج 8 ص 22)

یہ تو معدوم (جس کا کوئی وجود اور ذات اصلاً نہ ہو) کی صفت اور تعریف ہے۔ دیکھئے اجتماع الجیوش الاسلامیہ لابن القیم (1/180 الشاملہ)

2۔ جہمیہ کہتے ہیں : اللہ تعالیٰ ہر جگہ بذاتہ اور ہر مخلوق میں ہے۔ معاذ اللہ۔

ان لوگوں پر سلف صالحین نے شدید رد فرمایا، بلکہ تکفیر بھی کی ہے، مثلاً حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"ومقالۃُ الجہمیۃ : أنَّ اللہ تبارکَ وتعالی فی جمیعِ الأمکنۃِ، تعالی اللہ عن قولہم"

"جہمیہ کا قول ہے کہ اللہ ہر مکان میں ہے۔ پاک ہے اللہ اُن کے قول سے۔"

(العلو للعلی الغفار ج 2 ص 970 ح 352)

یہ لوگ فرقہ ضالہ مشبہہ کی ایک قسم ہیں۔ (أعاذنا اللہ من شرہم)

صوفیا سے عام طور پر دو گروہ مراد لیے جاتے ہیں :

1۔ صحیح العقیدہ صالحین اور زہاد اُمت مثلاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اور بشر بن الحارث الحافی رحمہم اللہ یہ سب اہل سنت کے عقیدے پر تھے اور جہمیہ، معطلہ مشبہہ اور بتدعین کے عقائد باطلہ سے بہت دور تھے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"ولا یجوز وصفہ بأنہ فی کل مکان، بل یقال إنہ فی السماء علی العرش"

"یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ) ہر جگہ میں ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے وہ آسمان میں عرش پر ہے۔ (الغنیۃ الطالبین طریق الحق ج 1 ص 56 العلو للعلی الغفار ج 2 ص 1370 فقرہ 548 طبقات الحنابلہ لابن رجب 1/296)

یاد رہے کہ غنیۃ الطالبین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ دیکھئے کتاب الذیل علی طبقات الحنابلہ لابن رجب(1/296) والعلو للعلی الغفار(2/1370)

عمرو بن عثمان المکی شیخ الصوفیہ نے اپنی کتاب: آداب المریدین میں کہا:

"المستوي علی عرشه بعظمة جلاله دون کل مکان"

"وہ اپنی عظمت وجلالت کے ساتھ اپنے عرش پر مستوی ہے، ہر جگہ نہیں۔(العلو للعلی الغفار2/1225)

2۔ حلولی اور ضال مضل(گمراہ) صوفیاء مثلاً حسین بن منصور الحلاج اور ابن عربی المرسی وغیرہما ان کے اور اہل سنت کے درمیان زمین وآسمان کا فرق ہے۔ مثلاً ابن عربی نے کہا: "بس تو بندہ ہے اور تو رب ہے"(فصوص الحکم ص157 توضیح الاحکام ج1ص57)

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

کتاب مذکور فصوص الحکم کا مصنف اور اس جیسے دوسرے مثلاً قونوی، تلمسانی، ابن سبعین، ششتری، ابن فارض اور ان کے پیروکاروں کا مذہب یہ ہے کہ وجود ایک ہے۔ انھیں وحدت الوجود والے کہا جاتا ہے اور وہ تحقیق وعرفان کا دعویٰ رکھتے ہیں اور یہ لوگ خالق کے وجود کو مخلوقات کے وجود کا عین قرار دیتے ہیں۔(مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج2ص123۔124 توضیح الاحکام ج1ص56)

عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی(غالی صوفی) نے ایک مسافر کا کلام بطور تائید اور بطور حجت نقل کیا: "میں اپنی ہی مخلوق اور اپنا ہی خالق ہوں۔"

(انسان کامل اردو مترجم 33 طبع نفیس اکیڈمی کراچی)

عبدالکریم الجیلی نے اپنی اس کتاب کے شروع میں کہا:

"پس وہی حامد ہے اور وہی حمد اور وہی محمود وہ مطلق عین اُس چیز کا ہے جس کا نام خلق اور حق ہے۔"(انسان کامل ص17)

حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی(جنھیں بعض لوگ مہاجر مکی کہتے ہیں) نے کہا:

"بندہ قبل وجود خود باطن خدا تھا اور خدا ظاہر بندہ"(شمائم امدادیہ ص38)

حاجی امداد اللہ نے کہا:

"اکثر لوگ توحید وجودی میں غلطی کرکے گمراہ ہوجاتے ہیں تمثیل بیان فرمائی کہ کسی گرو کا ایک چیلہ توحید وجودی میں مستغرق تھا راستہ میں ایک فیل مست ملا اسپر فیلبان پکارتا آتا تھا کہ یہ ہاتھی مست ہے میرے قابو میں نہیں ہے۔ اس(چیلہ کو) لوگوں نے بہت منع کیا۔ مگر اس نے نہ مانا اور کہا وہی تو ہے اور میں بھی وہی ہوں خدا کو خدا سے کیا ڈر۔ آخر ہاتھی نے اسے مار ڈالا۔ جب اس کے گرُو نے یہ حال سنا گالی دیکر کہا کہ ہاتھی جو مظہر مضل تھا۔ اس کو تو دیکھا اور فیلبان کو کہ مظہر ہادی تھا نہ دیکھا ہادی و مضل او پیچے جمع تھے۔ ع

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی۔"(شمائم امدادیہ ص90 امداد المشتاق ص126 فقرہ 318 دوسرا نسخہ ص132)

اس قصے سے پانچ باتیں ظاہر ہیں:

1۔ گرُوہ کا چیلہ اپنے آپ کو اور ہاتھی کو خدا سمجھتا اور کہتا تھا۔

2۔ گُرو کے نزدیک ہاتھی مظہر مضل اور فیلبان (ہاتھی چلانے والا) مظہر ہادی تھا۔

3۔ صوفیاء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے بقول اُن کے خیر مظہر ہادی اور بقول اُن کے شر مظہر مضل ہے، جیسا کہ اس عبارت سے واضح ہوتا ہے۔

4۔ گُرو اور حاجی امداداللہ دونوں نے چیلے کے اس عقیدے "خدا کو خدا سے کیا ڈر؟" کی تردید نہیں کی بلکہ لوگوں کو سمجھایا کہ ہاتھی پر فیلبان بھی خدا (مظہر ہادی) تھا، لہذا چیلے کو اوپر والے خدا کی بات ماننا چاہیے تھی اور نہ ماننے کی وجہ سے وہ مارا گیا۔

5۔ صوفیاء وحدت الوجود کے عقیدے کو دل وجان سے صحیح سمجھتے ہیں۔

یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے لیکن اختصار کی وجہ سے صوفیائی عقیدہ وحدت الوجود کا ایک واقعہ بیان کر کے اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے ایک دفعہ کہا: "ضامن علی جلال آبادی کی سہار نپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہار نپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مرید نیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کےلیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اُس سے بتہیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں "میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟" اُس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے "رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ وگناہگار ہوں مگر ایسے پیر کے مُنہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔ "میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہگئے اور وہ اُٹھ کر چلدی۔ "(تذکرۃ الرشید ج 2 ص242)

اس طویل عبارت اور قصے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق پیر کا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے والا اور کرانے والا وہی یعنی خدا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ (نعوذباللہ)

نقل کفر کُفر نہ باشد

خود رشید احمد گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے لکھا:

تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ۔۔۔"!

(مکاتیب رشیدیہ ص10 فضائل صدقات حصہ دوم ص556 بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص15)

مختصر یہ کہ اس قسم کے صوفیاء اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے قرآن وحدیث کے مخالف اور اہل سنت سے خارج ہیں۔

(أعاذنا اللہ من شرہم۔ آمین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ71

محدث فتویٰ